

س۔ اسلام سے کیا مراد ہے؟

« اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں " اطاعت، فرمانبرداری، امن، اور سلامتی۔ »

اسلام کا بنیادی مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکا دے، اس کے حکم کو اپنی خواہش پر ترجیح دے اور زندگی کے ہر معاملے میں اس کی رہنمائی کو قبول کرے۔
- اسلام کا تعلق صرف مذہبی رسومات سے نہیں، بلکہ زندگی کے مکمل نظام سے ہے، جس میں عقائد، عبادات، اخلاق، معاشرت، معیشت، قانون، عدل اور انسانی رویے سب شامل ہیں۔

شرعی اصطلاح میں اسلام کا مفہوم:

اسلام یہ ہے کہ انسان " اللہ وحدہ لا شریک " پر ایمان لائے، اس کے رسولؐ کی پیروی کرے، اور قرآن و سنت کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق زندگی گزارے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

آیت: ان الدین عند اللہ الاسلام - (ال عمران: 19)

ترجمہ: " بے شک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ "

ایک اور مقام پر فرمایا ہے۔

(البقرہ: 112)

آیت: ومن اسلم وجهه لله دھو محسن۔

ترجمہ: " جس نے اپنا آپ اللہ کے حوالے کر دیا اور وہ نیک عمل بھی کرے، وہ دین اسلام والا ہے۔ "

- اسلام کا مقصد انسان کو اللہ سے جوڑنا، نفس، دل، اخلاق اور اعمال کی اصلاح کرنا، معاشرے کو امن، عدل اور مساوت پر قائم کرنا، دونوں اور آخرت میں کامیاب ہونا ہے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

(الشمس: 09)

آیت: قد افلح من زکھا۔

ترجمہ: " بے شک وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنا نفس پاک کر لیا۔ "

سُ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

اسلام کی منفرد خصوصیات :-

1۔ الہامی دین:

اسلام ایک الہامی دین ہے، یعنی یہ اللہ کی طرف سے وحی کے ذریعے نازل کردہ ہے، نہ کہ انسان کے بنائے ہوئے مذہب۔
اسلام کے الہامی ہونے کا ثبوت قرآن پاک کی ان آیات میں ملتا ہے۔

﴿ (النَّمْرُ : ۵۱) ﴾

تقرآیت: ”تنزیل الكتاب من الله العزيز الحكيم ۵
ترجمہ: ”اس کتاب کا اتارا جانا خدائے غالب (اور) اللہ کی حکمت سے ہے۔“

﴿ (سورة يونس : 36) ﴾

آیت: ”وما كان هذا القرآن ان يفترى من دون الله -
ترجمہ: ”اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ خدا کے سوا کوئی اور اسے اپنی طرف سے بنائے۔“

اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو قرآن و حدیث کے ذریعے مسلمانوں تک پہنچایا ہے۔ یہ کسی انسان کی خواہشات، عقیدے، رسومات یا انسانی عقل پر مبنی نہیں ہیں۔

نبی خصوصیت اسلام کو دنیا کے تمام مذاہب سے ممتاز کرتی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(البقرہ: 23)

آیت: **وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنْ مَا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ
وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝**

ترجمہ: ”اور اگر تم کو اس (کتاب) میں جو ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا ہے، کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنالو، اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کی بھی بلالو اگر تم سچے ہو۔“

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی ہیں، وہ نہ لکھتے تھے اور نہ ہی کسی کے شاگرد تھے۔ انہوں نے جو بھی تعلیمات دی ہیں وہ قرآن پاک کے حوالے سے امت مسلمہ کو دیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے :

(العنکبوت : 48)

آیت : وما كنت تتلو من قبله من كتاب ولا تخطه بيمينك اذا

لارتاب المبتلون ۵

ترجمہ : ” اور تم ^{اس} پہلے کوئی کتاب نہیں پڑھتے تھے ، اور نہ اسے اپنے ہاتھ سے لکھ ہی سکتے تھے ، ایسا ہوتا تو اہل باطل ضرور شک کرتے “

سادگی اور عقلیت :

-۲

اسلام کی دوسری منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس کی

بنیاد عقل اور فطرت اور سادگی پر رکھی گئی ہے ۔

یہ ایسا دین ہے جو نہ غیر ضروری رسومات کو مسلط کرتا ہے ، نہ مشکل

عبادات اور نہ پیچیدہ فلسفے ۔ یہ سادہ ، واضح اور فطرتاً احکامات کو لاگو کرتا ہے ۔

اسلام انسان کو دعوت دیتا ہے کہ پہلے سوچو ، سمجھو ، تحقیق کرو

اور پھر خود حقیقت تک پہنچو ۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار ” افلا تعقلون “ یعنی کیا تم

عقل نہیں رکھتے ؟ کا ذکر کیا ہے ۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے :

(ال عمران : 138)

آیت : هَذَا بَيَانُ النَّاسِ وَهَذِي مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝

ترجمہ : ”بصیرت ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔“

اسلام میں پادری نظام نہیں، بلکہ ہر شخص اللہ سے براہ راست مانگ سکتا ہے۔

دیگر مذاہب میں پادری نظام، بُت پرستی، طویل پوجا، نذو نیاز، غیر ضروری رسومات اور مشکل عبادات کو لازمی قرار دیا ہے۔
اللہ جبکہ اسلام نے عقیدہ اور عبادت کو غیر پیچیدہ بنایا ہے۔

پانچ وقت کی نماز مگر آسان

روزہ سال میں ایک مہینہ مگر مقہدی

زکوٰۃ نصاب پر لازمی

حج زندگی میں ایک بار

قرآن پاک میں ارشاد ہے :

(البقرہ : 185)

آیت : لِيرِدَ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَاءَ وَلَا يَرْيِدَ بِكُمُ الْعُسْرَ ۝

ترجمہ: ”اور خدا تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا۔“

اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں عقل کی بنیاد رکھی ہے۔

← معیشت میں ”سود کو حرام قرار دیا ہے۔

← سیاست میں ”مشورہ“ پیر فیصلہ کرنا۔

← ازدواجی زندگی میں ”نکاح“ اور ”طلاق“ کا واقع اور محفوظ طریقہ۔

← سماج میں انصاف، عدالتی نظام، اور بنیادی حقوق۔

علماء کھو رائے:

۱۔ عالم ابن القيمؒ فرماتے ہیں:

”اسلام کا ہر حکم انسان کی عقل اور فطرت کے عین مطابق ہے۔“

۲۔ مولانا مودودیؒ فرماتے ہیں:

”اسلام کی سادگی ہی اس کا سب سے بڑا معجزہ ہے، یہ عام انسان کو

بھی اپیل کرتا ہے اور دانشور کو بھی قائل کرتا ہے۔

3۔ دین اعتدال:

اسلام کی وہ منفرد خصوصیت جو دیگر مذاہب اور نظریات سے مختلف ہے وہ یہ

کہ اسلام ایک توازن، اعتدال اور میانہ روی کا دین ہے۔

یہ نہ ہی انتہا پسندی کا حکم دیتا ہے اور نہ ہی رہبانیت، بلکہ یہ ایک ایسا توازن قائم کرتا ہے جو کہ انسان کی ہوزندگی کو بھی بہتر کرے اور آخرت بھی محفوظ کرے۔

- اسلام نے مسلمانوں کو امت وسط بنایا۔
قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے،

(البقرہ : ۱۴۳)

آیت : وَلَئِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا

ترجمہ : ”اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت معتدل بنایا۔“

- اسلام رہبانیت کو رد کرتا ہے۔ عیسائیت نے عبادات میں انتہا قائم کی،

سب ہندو مت نے تپسیا اور جوگ کو اصل مقصد بنایا، اور بدھ مت نے

خواہشات کے مکمل خاتمے کو نجات قرار دیا۔ اسلام نہ ہی حد سے زیادہ سختی

کرتا ہے اور نہ ہی حد سے زیادہ چھوٹ دیتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ کا ارشاد ہے :

(الحجۃ : ۵۶)

آیت : وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ

ترجمہ : ”اور رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کر لی تھی، ہم نے اسے اُن

پر فرض نہیں کیا تھا۔“

حدیث نبویؐ:

آپؐ فرماتے ہیں: ”میں نماز بھی پڑھتا ہوں، سونا بھی، روزہ بھی رکھتا ہوں، چھوڑ بھی دیتا ہوں، نکاح بھی کرتا ہوں۔ جو میری سنت سے پٹے، وہ مجھ میں سے نہیں۔“ (بخاری)

اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں اعتدال کی بنیاد رکھی۔

① معاشرتی اعتدال - اسلام نے ظلم سے روکا، انتقام میں حد قائم کی، معاف

کرنے کی فضیلت رکھی اور غفلت پر قابو پانے کو اعلیٰ اخلاق قرار دیا۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الخل: ۱۲۶)

آیت: وَانِ عَاقِبَتُهُمْ خَيْرٌ مِّنْ أَوَّلَتِهِمْ بے شک عاقبت تم کو خیر ہے۔

ترجمہ: ”اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی لو جتنا تم پر ظلم کیا جائے، اگر صبر کرو

تو بہتر ہے۔“

② عبادات میں اعتدال - نبی کریمؐ نے فرمایا:

”دن میں شدت اختیار نہ کرو، جو تم سے پہلے لوگ شدت کی

وجہ سے ہلاک ہوئے۔“ (مسلم)

اسی وجہ سے اسلام میں عبادات کی حد قرار مقرر ہے، جیسے نماز صرف پانچ

دقت، روزہ سال میں ایک مہینہ، حج زندگی میں ایک بار اور زکوٰۃ استطاعت

کے مطابق -

③ حزبات میں اعتدال - اسلام نے انسان کے اندر ہر جذبے کو قبول کیا۔

محبت، غفہ، انا، حسد، امید - لیکن سب اعتدال کے ساتھ -

جیسا کہ غفہ فطری عمل ہے لیکن اس کو خود پر قابو نہ ہونے دیا جائے -

④ سیاست اور معیشت میں اعتدال - اسلام نہ ہی سرمایہ داری کی طرح

امیروں کو بے لگام آزادی دیتا ہے اور نہ ہی سب کچھ ضبط کرتا ہے بلکہ یہ

سب اعتدال کے ساتھ فراہم کرتا ہے -

جیسے: زکوٰۃ، صدقات، تجارت، وراثت اور ملکیت میں حق -

علماء کی رائے:

امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

”انسانی اخلاق کی خوبصورتی اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب

تک وہ دین کے اعتدال کو اختیار نہ کر لے۔“

4. آفاقیت اور عالمگیریت:

اسلام کسی خاص قوم، نسل، زبان یا خطے تک محدود نہیں، بلکہ یہ پوری

انسانیت کے لئے اللہ کی طرف سے آخری اور جامع دین ہے، جو ہر زمانے

میں قابل عمل ہے -

قرآن پاک میں ارشاد ہے :

(النبأ : ۲۸)

آیت : وما ارسلنا الا كافة للناس -

ترجمہ : ”اور (اے محمدؐ!) ہم نے تجھیں تمام انسانیت کے لئے بھیجا۔“

ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے :

(التکویر : ۵۶)

آیت : ان هو الا ذکر للعالمین -

ترجمہ : ”یہ تو جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔“

یہ آیات بتاتی ہیں کہ اسلام کسی خاص گروہ کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے ہدایت ہے -

رسولؐ کو کسی خاص قوم کا نبی نہیں بنایا گیا -

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(الاعراف : ۱۵۸)

آیت : قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعاً -

ترجمہ : ”کہہ دو کہ لوگوں! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“

یہ براہ راست اعلان ہے کہ نبی کریمؐ کی رسالت پوری انسانیت کے لئے ہے -

اسلام صرف چند مذہبی رسومات نہیں، بلکہ ایک جامع عالمی نظام ہے جو معاشرے کے لئے قابل عمل ہے۔

مثلاً: عدل و انصاف کا نظام، اخلاقی اصول، معاشرتی ضابطے، انسانی حقوق، معاشی اصول اور تجارت کی رہنمائی۔

اسلام ہر انسان کو برابر سمجھتا ہے۔ کسی رنگ، نسل، زبان یا قوم کی بنیاد پر فضیلت نہیں بخشتا۔

نبی کریمؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع قوم سے خطاب سے کڑھ ہوئے فرمایا :
”کسی عزری کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عزری پر کوئی فضیلت نہیں“
برتری کا معیار صرف تقویٰ ہے۔“ (مسند احمد)

اسلام پوری انسانیت کو ہدایت، اخلاق اور عدل کے راستے کی دعوت دیتا ہے۔
قرآن پاک میں ارشاد ہے :

(الخل: ۱۲۵)

آیت : ادع الی سبیل ربک بالحکمة والحوعة الحسنة۔

ترجمہ : ”لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ۔“

یہ دین ہر قوم، دور، خطے، اور نسل کے لئے یکساں قابل عمل ہے۔ اس لئے اسلام آج بھی دنیا میں سب سے تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔

قرآن و سنت کی حفاظت اور اہمیت :

اسلام کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کا بنیادی ماخذ قرآن و سنت ہر دور میں محفوظ رہے۔ یہ حفاظت کوئی اتفاقی یا صرف انسانی جدوجہد کا نتیجہ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی الہامی ضمانت ہے۔
اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا وعدہ خود لیا ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے :

(الحجر : 09)

آیت : انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون ۝

ترجمہ : ”یقیناً یہ ذکر (قرآن) ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اسے محفوظ رکھیں گے۔“
قرآن ایک ایک لفظ تک تو اتر سے منتقل ہوا۔
لاکھوں حفاظ نے ہر دور میں قرآن کو یاد رکھنے کی روایت جاری رکھی۔
آج بھی دنیا بھر میں قرآن ایک ہی شکل میں ہے، کسی قسم کی تبدیلی نہیں۔

سنت و حدیث کی حفاظت :

احادیث کی حفاظت کے لئے مسلمانوں نے سب سے منظم سائنسی اصول بنائے۔
مسلم، بخاری وغیرہ نے حدیث کی حفاظت میں عظیم کام کیا۔

اہمالت :

قرآن و سنت کی اصل شکل کاملاً محفوظ رہی۔ نہ اس میں تاریخی تحریف ہوئی، نہ سیاسی تبدیلی۔ آج بھی قرآن و سنت کی بنیاد پر فقہ، شریعت اور اخلاقیات قائم ہیں۔

6۔ فردی حقوق کا تحفظ اور سماجی ذمہ داری کا توازن :

اسلام نہ صرف فرد کے حقوق کو تسلیم کرتا ہے بلکہ اسے معاشرے کا ذمہ دار رکن بھی قرار دیتا ہے۔ دونوں کے درمیان متوازن نظام پیش کرتا ہے۔

فردی حقوق :

اسلام ہر انسان کو بنیادی حقوق دیتا ہے۔ مثلاً :

• جان کا تحفظ • مال کا تحفظ • عزت و وقار کا حق

• مذہب کی آزادی • عدل و انصاف کا حق • تعلیم حاصل کرنے کا حق

• رائے رکھنے کا حق (حدود میں)

ان حقوق کی خلاف ورزی حتیٰ کہ حکمران بھی نہیں کر سکتے۔

سماجی ذمہ داریاں :

فرد آزاد ضرور ہے، مگر آزاد مطلق نہیں۔ اس پر معاشرے کے لئے کچھ

ذمہ داریاں بھی ہیں :

- دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائے
- جھوٹ، دھوکہ اور فریاد نہ کرے۔
- حقوق العباد کا خیال رکھے
- خود فری کے بجائے اجتماعی فلاح کا
- سلو ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے :

(ال عمران : 104)

آیت: ویامرون بالسمعروف وینہون عن المنکر۔

ترجمہ: ”لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے

کاموں سے منع کرے۔“

اسلام فرد کو پوری آزادی دیتا ہے لیکن جو معاشرے کے لئے نقصان کا باعث

نہ بنے۔

(۶) عبادت کا جامع تصور:

اسلام میں عبادت صرف نماز یا چند رسومات کا نام نہیں، بلکہ زندگی کا ہر

اچھا عمل عبادت ہو سکتا ہے، اگر وہ اللہ کی رضا کے لئے کیا جائے۔

اسلام کے مطابق کوئی عام کام بھی عبادت بن سکتا ہے، اگر نیت درست ہو۔

• والدین کی خدمت • شوہر / بیوی کے لئے محنت • بچوں کی تربیت

• دکھی کو دلاسا دینا • تعلیم حاصل کرنا

یہ سب عبادات بن جاتے ہیں۔

حدیث مبارکہؐ:

(۱) آپؐ نے فرمایا: انما الاعمال بالنیات - یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک اور حدیث مبارکہ ہے جس میں آپؐ فرماتے ہیں:

(۲) ”تمہارا کھانا اپنے اہل خانہ کو کھلانا بھی صدقہ ہے۔“ (بخاری)

- اسلام میں عبادت زندگی کے ہر شعبے میں اللہ کی رضا کو ملحوظ رکھنا ہے۔ نماز

سے لیکر اخلاق تک، معاشرت سے لیکر معیشت تک - ہر اچھا کام عبادت ہے۔

